جلد ۲ | ۲۴ ر فتح ۱۳۲۷ ہش | ۲۲ ر صفر ۱۳۶۸ ھ | ۲۴ ر دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۹۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ر ماہ فتح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی طبیعت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

کل نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ کی بجائے رتن باغ میں ہو گی۔

ہالینڈ کو اقوام متحدہ سے خارج کر دینے کا مطالبہ

پیرس ۲۳ ر دسمبر آج پیرس میں سلامتی کونسل کا اجلاس پھر شروع ہوا - جس میں انڈونیشیا کے قضیہ کو زیر بحث لایا گیا - آسٹریلیا کے نمائندے نے فی الفور لڑائی بند کرنے کی قرار داد کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کو ڈچ فوجوں کو فوراً جنگ بند کرنے کا حکم دینا چاہیئے اور وہ ان ٹھکانوں پر واپس آجائیں جہاں وہ عارضی صلح سے قبل تھیں انہوں نے ڈچ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ولندیزوں - اتحادی اقوام کے منشور کی سخت ہتک کی ہے اس کی تلافی کی ایک ہی صورت ہے کہ ہالینڈ کو اقوام متحدہ سے خارج کر دیا جائے - اور اسے کسی قسم کی مدد نہ دی جائے انہوں نے مزید کہا کہ ولندیزوں نے جو کچھ انڈونیشیا میں کیا ہے اب ظالمانہ فعل ہٹلر نے ۱۹۴۰ء میں ہالینڈ کے ساتھ نہ کیا تھا - آپ نے جمہوریہ انڈونیشیا کی خودمختاری کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے پاس وسیع علاقہ ہے - جس میں اس کا اپنا نظم و نسق ہے اور ماہرانی ممالک میں اس کے سفارت خانے قائم ہیں -

ہالینڈ کے خلاف عملی اقدام

کراچی ۲۳ ر دسمبر - آج پاکستان پارلیمنٹ میں چوہدری ظفر اللہ خاں نے ڈچ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان نے ہالینڈ کی فضائی سروس کے - ایل - ایم کی پرواز پاکستان میں بند کر دی ہے۔

ٹرکی اور مصر کے تجارتی وفود کو دعوت نامہ

کراچی ۲۳ ر دسمبر - آج پاکستان پارلیمنٹ میں سوالوں کے وقت وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمان نے کہا کہ حکومت پاکستان نے ٹرکی اور مصر کو پاکستان میں تجارتی وفد بھیجنے کی دعوت دی ہے ایک اور سوال کے جواب میں کہا گیا کہ اگلے سال پاکستان میں روئی کی ۱۳ لاکھ گانٹھیں پیدا ہوں گی - جن کی تقسیم کا حکومت فیصلہ کر چکی ہے ایک اور سوال کے جواب میں کہا گیا کہ سمندر پار کے علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف دینے کا انتظام کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جو عنقریب سکیم تیار کرے گی۔

اتحادی کمشن کا عزم کراچی

کراچی ۲۳ ر دسمبر - اقوام متحدہ کا پاکستان و ہندوستان کمشن کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے کراچی روانہ ہو جائے گا۔

اُردو میں تار بھیجنے کی اجازت

کراچی ۲۳ ر دسمبر - حکومت پاکستان کے محکمہ مواصلات نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ بیرونی ممالک کو رومن اُردو میں بھی تار بھیجے جا سکیں گے۔

یہود نے عارضی صلح کو توڑ کر نجب میں لڑائی شروع کر دی!

بیت المقدس ۲۳ ر دسمبر - فلسطین میں آج پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے - یہودیوں نے عارضی صلح کے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نجب کے علاقہ میں فوجی کاروائی شروع کر دی ہے - آج یہودی حکومت کے نمائندوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کا الزام مصریوں پر عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس سے قبل کئی مرتبہ عارضی صلح کی خلاف ورزی کر چکے ہیں - مصریوں نے کل ایک یہودی ہوائی جہاز کو جو فلوجاہ کے علاقہ میں بمباری کر رہا تھا گرا لیا -

سپرنٹنڈنگ انجینئر) دیوان بہادر ایس - پی سنگھا مسٹر احمد نذیر (اسسٹنٹ منیجر لائیڈز بنک) مولوی غلام محی الدین ایڈووکیٹ - ابھی کمیٹی کا ارکان مقرر ہوں گے سردار عبد الحمید دستی کمشن کے چیئرمین اور مسٹر عبد الحمیدی - اے - ایس سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں -

تعمیر جدید کے لئے کمشن کا تقرر

لاہور ۲۳ ر دسمبر کچھ عرصے سے حکومت ایک مرکزی پلاننگ ایجنسی کی ضرورت محسوس کرتی رہی ہے - جو صوبے میں تعمیر جدید . . . . کے کاموں کو ترقی کے عام اُصولوں پر نافذ کر سکے ایجنسی کا کام یہ بھی ہو گا کہ وہ سرکاری محکموں کے مختلف پلان منظم - مربوط اور یکجا کرے نہ صرف سرکاری بلکہ اگر غیر سرکاری ادارے ترقی کی سکیمیں پیش کریں - تو اُنہیں بھی مربوط کرے حکومت نے اب ایک پلاننگ کمشن مقرر کیا ہے جس میں مختلف ماہرین کو نامزد کیا جا رہا ہے - حسب ذیل افراد نے کمشن کی رُکنیت منظور کر لی ہے :-

(۱) ڈاکٹر رفیع احمد چوہدری (گورنمنٹ کالج لاہور) ڈاکٹر ملک عمر حیات (وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی) ڈاکٹر خان عبد الرحمن (پرنسپل زراعتی کالج) میاں ممتاز محمد دولتانہ - بیگم جہاں آرا شاہنواز - مسٹر محمد حسن (پرنسپل ایلی کالج آف کامرس) ڈاکٹر اختر (صدر شعبہ معاشیات پنجاب یونیورسٹی) نصیر احمد شیخ (منیجنگ ڈائرکٹر کالونی ٹیکسٹائل ملز) شیخ صادق حسن ایم - ایل - اے) سی - ایم لطیف (بٹالہ انجینئرنگ کمپنی لاہور) سر ولیم رابرٹس - مولوی بہاؤ الحق چودہامل بلڈنگ لاہور) میاں اقبال حسین (ریٹائرڈ

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی - اے - ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ ...

لاہور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تقاریر فرمائیں گے

جلسہ قادیان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے جماعت لاہور نے انتظام کیا ہے کہ ۲۵ر اور ۲۶ر دسمبر کو لاہور میں ایک جلسہ عام کیا جائے۔ یہ جلسہ رتن باغ کے سامنے جہاں کہ پچھلے سال ہوا تھا اسی میدان میں ہوگا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام حسب سابق جماعت لاہور کے ذمہ ہوگا۔ البتہ ضروری بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ رہائش تعلیم الاسلام کالج (سابق ڈی۔ اے۔ وی کالج) میں جو کہ کچہری کے سامنے ہے ہوگی۔ احباب اپنی اپنی جماعت کو تحریک فرمائیں کہ وہ جلسہ میں شامل ہوکر ثواب حاصل کریں۔ جلسہ کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے۔ اور ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۸ء کو حضور کی تقریر بھی ہوگی۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں بھی تقریر کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ مولانا عبدالغفور صاحب و دیگر حضرات تقاریر فرمائیں گے۔

گندم اور چاول کی خرید کے اجازت نامے

لاہور ۲۳ر دسمبر۔ ان تمام ادارہ جات کو جنہیں گندم اور چاول خرید کے اجازت نامہ جات ۸ر جنوری ۱۹۴۹ء تک کی مدت کے لئے جاری کئے گئے ہیں اور جو یہ اشیاء ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحب (حلقہ راشن بندی) لاہور سے خریدتے ہیں۔ چاہیئے کہ مہر دو اشیاء کی قیمتیں کرسمس کی تعطیلات کے آغاز سے قبل یعنی ۲۴ ماہ حال تک اسٹیٹ بنک آف پاکستان میں جمع کرادیں۔ اسی طرح راشن ڈپو والوں کو بھی ۸ر جنوری ۱۹۴۹ء تک کی ضروریات کے مطابق ان اشیاء کی قیمتیں متذکرہ بالا بنک میں جمع کرادینی چاہئیں۔ ورنہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحب ایام تعطیلات میں یہ اشیاء فراہم نہ کرسکیں گے۔ ایسے ڈپو ہولڈروں کے خلاف جن کی لاپرواہی کے باعث عوام کو تکلیف پہنچی سخت کارروائی کی جائے گی۔

عزام پاشا کی اقوام متحدہ سے اپیل

قاہرہ ۲۳ر دسمبر کل عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے کہا۔ ولندیزیوں کے جارحانہ اقدام اس بات کا نتیجہ ہیں کہ اقوام متحدہ بین الاقوامی معاملات میں طے شدہ امور پر اعتماد کرتی ہے اور اپنے چارٹر اور لوگوں کے حق خود مختاری اور مستقبل کے فیصلے کے حق پر بالکل توجہ نہیں دیتی۔ ولندیزیوں نے ایک سال تک انڈونیشیا میں عارضی صلح پر عمل کیا اور جب انہوں نے یہ دیکھ لیا کہ جنرل اسمبلی میں فلسطین کا مسئلہ طے شدہ حالات پر غور و خوض کا مرکز بنا رہا تو انہوں نے عارضی صلح کو توڑ دیا۔

ولندیزیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے سے گریز

مغربی ممالک کی پالیسی

لنڈن ۲۴ر دسمبر۔ رسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ولندیزیوں نے موزوں وقت پر قدم اٹھایا ہے تا کہ مغربی ممالک کی طرف سے کوئی سخت کارروائی نہ کی جاسکے۔ اگرچہ مغربی ممالک میں عام طور پر یہ خیال کیا جارہا ہے کہ ولندیزی کارروائی غیر قانونی اور غالباً خطرناک ہے۔ مغرب کے تمہیری جلسوں میں اس بات کو پیش کیا جائے گا کہ ولندیزی مشرق میں اشتراکیت کے خلاف قوت پہنچا رہے ہیں۔ مشرق میں اشتراکیت کی طاقت کا بہت کافی ثبوت مل چکا ہے اور چین کی خانہ جنگی میں روس نے کافی امداد دی ہے۔ اشتراکیت کا مشرق میں غلبہ مغربی طاقتوں کے منصوبوں کو منتشر کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ولندیزی کارروائی پر بحث جیسی برابر ہوتی رہے گی اور جنگ کو ختم کرنے کی کوششیں جاری رہیں گی۔ برطانیہ نے پس پردہ خاموشی کے ساتھ غور و خوض کرنے کی پالیسی اختیار کی ہے تاکہ انڈونیشیا کی موجودہ صورت حالات کو روکا جاسکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس قسم کے اقدام سے قاہرہ سے لے کر ہانگ کانگ کی قوم پرست تحریکوں پر اس کا بہت برا اثر ہوگا۔ لنڈن کے اخبار ٹائمز نے کل انڈونیشیا پر تبصرہ کرتے ہوئے حالات کا خطرناک پہلو پیش کیا ہے۔ اخبار نے کہا ہے کہ اگر ولندیزی طاقت ہی پر اعتماد کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو اسی طرح کی حالت میں پھنسا ہوا پائیں گے جس طرح ویٹنام میں فرانسیسی حکام پھنسے ہوئے تھے۔ انڈونیشیا جیسے دشوار گذار ملک میں ہمیشہ ان کو فوجی کارروائی کے ذریعے گوریلا دستوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اس سے انڈونیشیا تباہ ہوجائے گا۔ اور انڈونیشیا کے حالات ولندیزی اقتصادیات پر بری طرح اثر انداز ہوں گے جبکہ جنگ کے باعث اس کی اقتصادی حالت پہلے ہی خراب ہے۔ (اسٹار)

قاہرہ ۲۳ر دسمبر۔ لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح بذریعہ ہوائی جہاز بیروت جا رہے ہیں۔ انہوں نے اس خبر کی تردید نہیں کی کہ وہ مستعفی ہو رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ اس مسئلے پر حکومت بحث کرے گی۔ (دستار)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ لاہور

۲۵ر دسمبر ۱۹۴۸ء بروز ہفتہ

اجلاس اوّل

وقت	پروگرام	مقرر
۱۰ بجے صبح تا ۱۰-۱۰	تلاوت قرآن کریم	مکرم حافظ عبدالسمیع صاحب۔
	افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ	
۱۰ منٹ	نظم	
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	شان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم	مکرم مولوی عبدالغفور صاحب
۱۲-۰۰ تا ۱۲-۴۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب

نماز ظہر

اجلاس دوم

وقت	پروگرام	مقرر
۲½ بجے	تلاوت قرآن کریم	
	نظم	
۲-۴۵ تا ۳-۳۰	مسلم نوجوانوں کی ذمہ داریاں	مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب
۳-۳۰ تا ۳-۵۵	مغرب اور اسلام	مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب۔
۳-۵۵ تا ۴-۳۰	نوجوانوں میں ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے اسلامی طریق	مکرم قاضی محمد اسلم صاحب

۲۶ر دسمبر ۱۹۴۸ء بروز اتوار

اجلاس اوّل

وقت	پروگرام	مقرر
۱۰ بجے صبح	تلاوت قرآن کریم	مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔
	نظم	
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات	مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	موجودہ انقلاب کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے قبل از وقت انذار	مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۱۲-۰۰ تا ۱۲-۴۵	جہاد کی حقیقت	مکرم مولوی عبدالمنان صاحب

نماز ظہر

اجلاس دوم

وقت	پروگرام	مقرر
۲½ بجے	تلاوت قرآن کریم و نظم	

تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

دعاء

سیکرٹری جلسہ سالانہ لاہور

مذہبی جماعتوں کو مراعات نہیں دی جائیں گی

حکومت بمبئی کا فیصلہ

بمبئی ۲۳ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ فرقہ پرستی اور فرقہ وارانہ جماعتوں کو ختم کرنے کے لئے حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے کہ مستقبل میں کسی فرقہ پرست ادارے کو کسی قسم کی مراعات نہیں دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ نہ ہی ان کو تعلیمی اور طبی امداد دی جائے گی جن اداروں کی بنیاد فرقہ پرستی پر ہوگی یا جس کے ممبر ان صرف ایک فرقے کے اشخاص بن سکتے ہوں گے ان کو حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہ ملے گی۔ اس قسم کی جماعتوں کے موجودہ مراعات ختم کر دیئے جائیں گے۔ اس قسم کے اداروں کو موجودہ گرانٹ کی میعاد کے ختم ہونے کے بعد آئندہ کوئی گرانٹ نہ ملے گی۔ (اسٹار)

ہز ایکسیلینسی کی بجائے قائد ملت

کراچی ۲۳ر دسمبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ایجنڈے میں مسٹر نورالامین (مشرقی بنگال) کی یہ قرارداد شامل ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ اعلان کیا جائے "پاکستان ایک جمہوری آزاد ریاست ہے۔ اور انصاف و آزادی اور تمام لوگوں کے ساتھ برابر کے سلوک کے بنیادی اصولوں پر قائم ہے"۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے ممبر موصوف نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قائد اعظم کے بعد پاکستان کے ہر ایک گورنر جنرل کو ہز ایکسیلینسی کے خطاب کی بجائے قائد ملت کے نام سے پکارا جائے۔ (اسٹار)

خطبہ جمعہ خطبہ نمبر ۵۲

جب تک ہم دعا کی اہمیت کو نہ سمجھینگے ہم کامیاب نہ ہو سکیں گے

جماعت کے دوستوں خصوصاً نوجوانوں کو نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۸ء بمقام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

مرتبہ: سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے ابھی چونکہ کھانسی کی تکلیف ہے۔ اس لئے میں زیادہ لمبا خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس وقت مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ترکوں کے سابق بادشاہ عبد المجید کا ذکر کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے مجھے عبد المجید کی ایک بات بہت اچھی لگتی ہے اور وہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب یونان نے ترکی کی جنگ شروع ہونے لگی۔ تو ترکی کے وزراء اس وقت کے حالات کے مطابق زیادہ دیانتدار نہیں تھے۔ وہ یورپین اقوام سے اپنے ذاتی فوائد حاصل کرتے رہتے تھے۔ اور اپنی قومی ضرورتوں کو نظر انداز کر دیا کرتے تھے۔ اس امر کے متعلق جب ان سے مشورہ کیا گیا۔ تو انہوں نے بادشاہ کے سامنے بہت سی مشکلات پیش کیں۔ بعض امور کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ ان میں ہماری کافی تیاری ہے۔ اور ہمارے پاس کافی سامان موجود ہیں۔ اور بعض امور کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ ان میں ہمیں پوری تیاری حاصل نہیں۔ اور ہمارے پاس کافی سامان موجود نہیں۔ اور اس طرح انہوں نے بادشاہ پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی کہ ہمیں اس جنگ میں نہیں کودنا چاہیئے۔ بلکہ دب کر صلح کر لینی چاہیئے۔ بادشاہ عبد المجید نے جب ان کے بیانات کو سنا جو انہوں نے دیئے تھے اس نے کہا دیکھو دنیا میں کچھ کام بندہ کرتا ہے۔ اور کچھ کام خدا تعالےٰ خود کرتا ہے۔ آپ نے بعض امور کے متعلق کہا ہے کہ ان میں ہماری کافی تیاری ہے۔ اور ہمارے پاس کافی سامان موجود ہیں۔ اور بعض امور کے متعلق کہا ہے کہ ان میں ہماری تیاری کافی نہیں۔ اور مکمل سامان موجود نہیں۔ وہ کام جو ہم کر چکے ہیں۔ اور وہ سامان جو ہم مہیا کر چکے ہیں۔ وہ تو بندہ کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ اور یہ ہم پر ایک فرض تھا۔ جو ہم نے ادا کر دیا۔ اور جن امور میں آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں اور ہمارے پاس کافی سامان موجود نہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کا حصہ ہیں۔ آخر

خدا تعالےٰ کا خانہ

بھی تو خالی چھوڑنا ہے۔ ہر کام انسان نہیں کر سکتا ایک حد تک وہ کوشش کرتا ہے۔ مگر جو کام اس کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ خود کر دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا خانہ اگر خالی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ جس قدر ہم محنت اور کوشش کر سکتے ہیں۔ اس حد تک ہمیں دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے بادشاہ عبد المجید نے خدا تعالےٰ پر توکل کیا۔ اور کہا کہ ہر کام میں خدا تعالےٰ کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ اسکو پورا کرنے کے لئے ہمیں خدا تعالےٰ سے مدد حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ گویا یہ اسکے توکل کا اچھا نمونہ ہے۔ اس لئے مجھے اس سے محبت ہے۔ غرض دنیا میں جتنے کام ہوتے ہیں ان کا کچھ حصہ تو بندے کے سپرد ہوتا ہے۔ اور وہ اسکو کرتا ہے۔ اور کچھ حصہ ان کا ایسا ہوتا ہے جسکو خدا تعالےٰ خود کرتا ہے۔

میں نے جماعت کو

بارہا توجہ دلائی

ہے کہ ہماری جماعت کے پاس سامان تھوڑے ہیں اور ان کے ساتھ ہم اس کام کو پورا نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے سپرد ہیں۔ اور جو خدا تعالےٰ نے ہمارے ذمہ ڈالے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی جماعتوں کے سپرد جو کام ہوتے ہیں۔ ان میں جہاں تک بندے کی کوشش اور جد وجہد کا سوال ہوتا ہے۔ اور جہاں تک ہمارے لئے ممکن ہوتا ہے۔ ہمارا فرض ہوتا ہے کہ ہم اسے اس حد تک پورا کریں۔ اور جتنی کمی رہ جائے اسکو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کے سامنے جھکیں۔ اور اس سے درخواست کریں کہ وہ اسے پورا کر دے۔ پس جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق سامان جمع کریں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جو کام ہماری طاقتوں سے باہر ہوں۔ ان کے لئے خدا تعالےٰ سے بھی مدد مانگتے رہیں۔ کہ وہ ان کمیوں اور خامیوں کو جو ان میں رہ گئی ہیں۔ اور جن کو پورا کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے انہیں وہ خود پورا کر دے ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ عبادت کے محض یہ معنے نہیں کہ وہ نمازیں جو ہم پڑھتے ہیں۔ یا وہ روزے جو ہم رکھتے ہیں عبادت ہیں۔ بلکہ جتنے احکام بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے ہیں۔ اور وہ

تمام ذمہ واریاں

جو ہم پر عائد ہوتی ہیں وہ سب عبادت میں شامل ہیں۔ ہماری نمازیں ہی صرف عبادت نہیں۔ ہمارے روزے ہی صرف عبادت نہیں۔ ہماری زکوٰۃ ہی صرف عبادت نہیں۔ ہمارا حج ہی صرف عبادت نہیں۔ بلکہ ہمارے چندے بھی عبادت ہیں۔ ہماری تبلیغ بھی عبادت ہے۔ ہماری تنظیم بھی عبادت ہے۔ پھر جماعتی کاموں میں جو ہمارا وقت صرف ہوتا ہے۔ وہ بھی عبادت ہے۔ غربا اور مساکین کی ترقی کے لئے جو ہم کوشش کرتے ہیں۔ وہ بھی عبادت ہے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ پر نظر رکھتے ہوئے اور ثواب کے حصول کے لئے ہم جو خدمت اپنے بیوی بچوں کی کرتے ہیں اسے بھی عبادت قرار دیا ہے۔ غرض مومن کا ہر کام ہی عبادت ہے۔ مگر اس کا سو فی صدی پورا کرنا انسان کے لئے ممکن نہیں۔

خدا تعالےٰ کی جماعتیں

جب بھی قائم ہوتی ہیں۔ ان کے ذرائع محدود اور کم ہوتے ہیں۔ اور دشمن کے ذرائع انکی نسبت بہت زیادہ وسیع اور اس کے سامان بہت زیادہ مکمل ہوتے ہیں۔ پس ایاک نعبد پر پورا عمل کرنے کے بعد بھی خدا تعالےٰ کا خانہ خالی رہ جاتا ہے۔ اور اسکو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اگلا جملہ بیان فرمایا ہے۔ و ایاک نستعین کہ ہم تو اس کام کے لئے جتنی کوشش اور جد وجہد کر سکتے تھے کر رہے ہیں۔ لیکن اے ہمارے خدا باوجود ہماری کوشش اور سعی کے پھر بھی وہ کام پورا نہیں ہوتا۔ جو ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اے خدا ہم باوجود کوشش کے وہ کام نہیں کر سکتے۔ جہاں تک ہماری کوشش اور جد وجہد کا سوال ہے ہم کریں گے لیکن پھر بھی جو خامیاں اور کمزوریاں اس میں رہ جائیں۔ اے خدا تو خود انہیں پورا کر دے۔ غرض انبیاء کے کاموں کی تکمیل کے لئے دعا نہایت اہم اور ضروری چیز ہے۔ اور جب تک اس پر زور نہ دیا جائے وہ کام پورے نہیں ہوتے۔

انبیاء کے کام

بیشک خدا تعالےٰ ہی کرتا ہے مگر بندے میں یہ احساس تو ہونا چاہیئے۔ اور اسے یہ اقرار تو کرنا چاہیئے کہ اس کام کو خدا تعالےٰ ہی کرے گا۔ اگر بندہ اس کا اقرار نہیں کرتا۔ اور اسے اس چیز کا احساس نہیں ہوتا کہ اس کام کو خدا تعالےٰ ہی پورا کرے گا۔ اور وہ اسکی استمداد اور استعانت سے مستغنی رہتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ کو بھی اسکی طرف توجہ نہیں ہوتی خواہ وہ اپنی کوششوں کو انتہا تک ہی کیوں نہ پہنچا دے۔ لیکن اگر وہ اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے خانہ کو بھی خالی تصور کرتا ہے۔ اور مانتا ہے کہ یہ کام پورا نہیں ہوگا جب تک خدا تعالےٰ کی مدد اور نصرت شامل حال نہ ہو پھر اس اقرار اور احساس کے بعد وہ خدا تعالےٰ سے دعا مانگتا ہے۔ تو اس کی مدد آ کر اسکے کام کو مکمل کر دیتی ہے۔ اور اسکی ناکامی کو کامیابی کے ساتھ بدل ڈالتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دعا پر زور دیا کرتے تھے۔ جب

بدر کی جنگ

شروع ہوئی مسلمانوں نے تمام وہ سامان جو مہیا ہو سکتے تھے مہیا کر لئے تھے صحابہؓ اپنی جانیں پیش کرنے کیلئے تیار کھڑے تھے۔ اسلامی

جرنیل اپنے مورچوں کو پورے طور پر مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گوشہ میں بیٹھ کر بار بار دعا کر رہے تھے کہ خدایا تو ہی اسلامی لشکر کو کامیاب کر۔ آپ اس قدر گریہ وزاری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گرے۔ اور اس طرح گڑگڑائے کہ حضرت ابوبکرؓ جیسے آدمی نے بھی آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا خدا تعالیٰ کے ہم سے یہ وعدے نہیں۔ کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں ہمیں کامیاب کرے گا۔ اگر اس کے ہم سے وعدے ہیں۔ تو پھر اتنی گریہ وزاری کیوں۔ آپ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ کے ہم سے وعدے تو ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ ممکن ہے کہ اپنی کسی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی مدد سے محروم رہیں اس لئے میں دعا کرتا ہوں۔ تا خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں

کہ ہماری جماعت مادی نہیں۔ . . . .

ہماری جماعت میں کئی ایسے افراد ہیں۔ جو دعاؤں کی تحریک کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اور بعض لوگوں میں تو اس کی عادت پڑ گئی ہے۔ عام طور پر تمام مسلمان اس غلطی میں مبتلا ہیں اور وہ غلطی ہماری جماعت میں بھی پیدا ہو گئی ہے۔ زبان پر تو لفظ دعا آتا ہے۔ مگر اس سے مراد دعا نہیں ہوتی۔ مجھے قریباً ہر روز ہی ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ میرے پاس کئی غیر احمدی دوست آتے ہیں۔ میں اُن کو جانتا بھی نہیں ہوتا۔ مگر وہ آ کر کہتے ہیں۔ آپ کی دعا سے فلاں کام ہو گیا۔ حالانکہ میں نے انہیں پہلے دیکھا بھی نہیں ہوتا میری اُن سے جان پہچان بھی نہیں ہوتی۔ اور انہوں نے مجھ سے دعا کے لئے کہا بھی نہیں ہوتا۔ پھر وہ کام میری دعا سے کیسے ہو گیا۔ یہ صرف عادت ہے۔ کیونکہ وہ سنتے چلے آتے ہیں کہ اُن کے ماں باپ کسی زمانہ میں ایسا کیا کرتے تھے۔ انہیں دعا پر یقین ہوا کرتا تھا۔ وہ بزرگوں کے پاس جاتے تھے۔ اور اُن سے دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ وہ انفرادی اور جماعتی طور پر دعا کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ دوبارہ اُن کے پاس آتے اور وہ اُن سے اُن کے کام کے متعلق پوچھتے تو وہ کہتے۔ وہ کام آپ کی دعا کی وجہ سے پورا ہو گیا ہے خود بھی۔ اور وہ دعائیں اور وہ ایمان جو انہیں دعاؤں کی قبولیت پر تھا ختم ہو گیا ہے۔ اب صرف

فقرہ رہ گیا ہے

جان نکل گئی ہے اور صرف جسم باقی رہ گیا ہے۔ نہ کوئی دعا کرتا ہے اور نہ اُس میں دعا پر یقین اور ایمان باقی رہا ہے نہ اُس کے اندر یہ احساس باقی ہے کہ اُس کا کام رکتا چلا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگے گا۔ تو اُس کا کام پورا ہو جائے گا۔ اور نہ ہی وہ ایسی حالت پیدا کر سکتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو جائے۔ وہ رسم کے طور پر السلام علیکم وعلیکم السلام کہتا ہے۔ اور [illegible] دعاؤں میں

یاد رکھنا۔ یہ صرف عادت ہے۔ ہمارا کام خواہ وہ انفرادی ہو یا قومی۔ اُسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اُس کے پیچھے تمام کام کر رہی ہو۔ خالی لاش اس کام کو نہیں کر سکتی۔ زبانی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس چاہیئے کہ ہماری جماعت

دعا کی طرف توجہ

کرے اور اس کی اہمیت کو سمجھے۔ جب تک جماعت اس کی اہمیت کو نہ سمجھے گی۔ اُس کا کام مکمل نہیں ہو سکتا جتنی کمزوری یا کمی ہمارے کام میں ہے اُس کی آخر دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو یہ عدم توجہ کی وجہ سے ہے۔ یا پھر یہ دل پر زنگ لگ جانے کی وجہ سے ہے جسے وہ خود بھی نہیں جانتا۔ کہ یہ کیوں ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی اسے دور کرے تو کرے اور یہ اُس وقت ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ عاجزانہ اور منکسرانہ طور پر اس کے سامنے سجدے میں گرے اور اُس سے دعا کرے۔ پس جماعت کے دوستوں کو نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ مثلاً نمازیں ہیں۔ نماز میں فرض ہیں۔ سنتیں ہیں۔ اور نوافل ہیں۔ پہلے فرض کی عادت ڈالو۔ فرض جب ساری جماعت پڑھ رہی ہو۔ تو انہیں نسبتاً جلد ادا کرنا چاہیئے۔ لیکن ایسے بھی نہیں۔ جیسا کہ پرانے زمانہ میں بعض لوگ پڑھا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان کے سجدے ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے مرغ دانے چنتا ہے۔ جسطرح مرغ دانے چننے کے لئے زمین پر چونچ مارتا ہے اور اُٹھا لیتا ہے۔ خواہ اُس کی چونچ میں دانہ آئے یا نہ آئے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی زمین پر اپنا سر مارتے ہیں۔ اور پھر اُٹھا لیتے ہیں۔ اور یا تو وہ کوئی الفاظ منہ سے نہیں کہتے۔ اور اگر کہتے ہیں۔ تو انہیں سمجھتے نہیں اور اگر سمجھتے ہیں۔ تو اُن کے معنی نہیں جانتے یہ

چونچوں والی نماز

مراد نہیں۔ لیکن پھر بھی حکم یہی ہے۔ کہ نماز باجماعت کو مختصر کیا جائے۔ نماز باجماعت میں بچے بوڑھے بیمار سب شامل ہوتے ہیں اور بعض دفعہ حاجت مند لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے اُسے لمبا کرنا درست نہیں۔ لیکن پھر بھی نماز باجماعت میں ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ جس میں نماز پڑھنے والا دعا کر سکتا ہے۔ پہلے تو اس کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز باجماعت کے متعلق اس قدر اہتمام تھا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اُسے لمبا نہ کیا جائے اور بعض دفعہ لمبا کرنے پر آپ ناراض بھی ہوتے

ایک صحابی فرماتے ہیں

کہ ایک دفعہ میں نے نماز پڑھائی۔ اُس میں میں نے ایک رکعت میں مثلاً سورہ بقرہ پڑھی۔

اور دوسری رکعت میں سورہ نساء پڑھی (اصل سورتیں مجھے اس وقت یاد نہیں) ایک شخص آیا۔ اور نماز میں شریک ہو گیا۔ لیکن بعد میں نماز توڑ کر اُس نے علیحدہ نماز پڑھنی شروع کر دی اور علیحدہ نماز پڑھ کے چلا گیا۔ وہ صحابی فرماتے ہیں۔ کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ مسلمانوں میں بعض منافق بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ اُن کا علاج کرنا چاہیئے۔ مجھے ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہے میں نماز پڑھا رہا تھا۔ کہ ایک شخص آیا۔ وہ نماز میں شامل ہو گیا۔ مگر بعد میں اس نے نماز توڑ دی۔ اور علیحدہ پڑھ کر چلا گیا۔ اتنے میں وہ شخص بھی آ گیا آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے کیا کیا۔ اُس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم لوگ کام کرنے والے ہیں۔ ہم نے جانوروں کے لئے چارہ بھی لانا ہوتا ہے۔ اور انہیں پانی بھی پلانا ہوتا ہے۔ انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ اور دوسری رکعت میں سورۃ نساء پڑھنی شروع کر دی۔ اگر میں الگ نماز نہ پڑھتا۔ تو وہ جانور بھوکے مر جاتے۔ اس لئے میں نے نماز توڑ دی۔ اور جس طرح مجھے آتی تھی۔ الگ پڑھ لی۔ وہ صحابی فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت جوش میں آ گئے۔ آپ کے چہرے پر غضب کے آثار نمایاں ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو منافق بناتے ہو۔ تم کو کس نے کہا ہے کہ اتنی

لمبی لمبی سورتیں

پڑھا کرو۔ سورۃ غاشیہ اور اس جیسی اور سورتیں ہیں وہ پڑھا کرو۔ تا یہ مقتدیوں کے لئے تکلیف مالایطاق کا سبب نہ بن جائے۔ غرض نماز باجماعت کو چھوٹا کرنے کا ہی حکم ہے۔ اور اسے لمبا کرنا منع ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ موقعہ ایسا مل جاتا ہے۔ کہ اس میں دعا کی جا سکتی ہے۔ مثلاً سبحان ربی الاعلیٰ ہے کوئی اسے آہستہ آہستہ کہہ لیتا ہے۔ اور کوئی تیز تیز کہہ لیتا ہے۔ امام پانچ دفعہ پڑھتا ہے۔ تو مقتدی بھی انہیں پورا کر لیتا ہے۔ اور اس کے بعد پھر بھی کچھ نہ کچھ موقع مل جاتا ہے۔ جس میں دوسری دعا بھی ہو سکتی ہے۔

پھر فرائض کے علاوہ سنتیں ہیں۔ جو ہر ایک کو پڑھنی چاہئیں۔ ان میں دعا کی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ انسان کے اندر

انکسار اور یقین

پایا جائے۔ جب وہ ان کو پورا کرے گا۔ اور اُسے دعا کا چسکہ پڑ جائے گا۔ تو پھر قدرتی طور پر اسے نوافل پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہو جائے گا۔ پھر رات کو اٹھ کر خدا تعالیٰ اُسے تہجد پڑھنے کی توفیق بھی دے دے گا۔ پھر بعض وقت ایسے ہوتے ہیں۔ جو خالی ہوتے ہیں۔ اُن میں بھی دعائیں کی جا سکتی ہیں جب انسان سونے لگتا ہے۔ تو کچھ وقت ایسا ہوتا ہے۔ جو خالی ہوتا ہے۔ آخر لیٹتے ہی تو نیند نہیں آ جاتی۔ بیشک ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں

جنہیں لیٹتے ہی نیند آ جاتی ہے۔ مگر عام طور پر پندرہ بیس منٹ ایسے ہوتے ہیں۔ جو خالی ہوتے ہیں۔ اور بعض تو آدھا آدھ گھنٹہ گھنٹہ لیٹے رہتے ہیں۔ اور کروٹیں بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن انہیں نیند نہیں آتی۔ بہرحال اُس وقت دس پندرہ منٹ کا موقعہ مل جاتا ہے اسی کو اگر کوئی دعا کے لئے وقف کر دے تو اس کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ ساری رات اُس کے دل سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔ اگر کسی کو جلدی نیند آ جاتی ہے تو ضروری نہیں کہ ہمیشہ ہی اُسے جلد نیند آ جاتی ہو۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں لیٹتے ہی نیند آ جاتی ہے۔ اور وہ بھی کبھی کبھی۔

مجھے یاد ہے

کہ میں ایک دفعہ شملہ گیا۔ وہاں مجھے لیکچر دینے کے لئے کہا گیا۔ اور میں نے مان لیا۔ یہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی بات ہے۔ وہاں سے میں نے الفضل کے نوٹس شائع کرنے کے لئے ایک دستی پریس خریدا تھا۔ میرے پاس لوگ آئے اور انہوں نے کہا۔ کہ سارے پریس والے اشتہار شائع کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اس لئے لیکچر چھوڑنا پڑے گا۔ پہلے تو میں نے لوگوں کے اصرار پر لیکچر دینا منظور کیا تھا۔ مگر جب انہوں نے آ کر یہ کہا۔ کہ پریس والے انکار کرتے ہیں۔ تو میں نے کہا اب تو ضرور لیکچر دینا چاہیئے اس پریس پر ہی پہلا تجربہ کریں گے چنانچہ میں نے ہی اُس وقت اشتہار لکھا۔ اور میں نے ہی پنسل سٹنسل کے ساتھ لکھا۔ حافظ روشن علی صاحب رضؓ بھی ساتھ بیٹھ گئے اور اشتہار چھاپتے گئے۔ ہم دو تو دو تین بجے رات فارغ ہوئے اور رات ہی رات

ولادت

میرے عزیز بھائی مولانا مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (انچارج کلکتہ مشن) کو خدا تعالیٰ نے ۱۲؍ دسمبر بروز سہ شنبہ تیسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب عزیز نومولود کی درازی عمر کے لئے دعا فرما دیں

(خاکسار ملک عنایت اللہ جوبرجی کوارٹرز۔ لاہور)

درخواست دعا

میری بیوی اُمتہ الحفیظ اختر بنت میاں غلام محمد صاحب اختر گذشتہ چند روز سے ہسپتال میں سخت نازک حالت میں بیمار پڑی ہے۔ احباب سے نہایت دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد شریف اشرف واقف زندگی)

۲۔ میرا بھائی لطیف احمد کے بازو کو چوٹ آ گئی ہے احباب دعا فرمائیں (محمد حمید احمد گھٹی بازار لاہور)

وہ اشتہار چھاپ دیا۔ جب ہم اشتہار چھپا چکے تو حافظ روشن علی صاحب رضی کہنے لگے۔ میں تو اب سوتا ہوں۔ انہوں نے زمین پر سر رکھا۔ اور پانچ سیکنڈ کے اندر مجھے ان کے خراٹوں کی آواز آنے لگی انہیں مجھ سے مذاق کی عادت تھی۔ میں نے سمجھا۔ شاید مذاق کر رہے ہیں۔ اشتہار میں شاید کوئی بات رہ گئی تھی۔ میں نے حافظ صاحب رضی کو آواز دی۔ اور جھنجھوڑا۔ مگر وہ نہ بولے۔ اور ان کے خراٹوں کی آواز برابر آ رہی تھی۔ مجھ پر یہی اثر تھا۔ کہ وہ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں آخر میں بھی سو گیا۔ صبح اٹھ کر میں نے ان سے بات کی۔ انہوں نے کہا مجھے تو کچھ پتہ نہیں میں تو سو گیا تھا۔ پس بے شک بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ ایسے ہیں جو دس دس پندرہ پندرہ منٹ تک لیٹے رہتے ہیں۔ پھر کہیں جا کر نیند آتی ہے۔ پہلے غنودگی سی آتی ہے۔ پھر حرکت میں سستی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر جیسے پانی میں کوئی چیز غائب ہو جاتی ہے۔ نیند آ جاتی ہے۔ اگر فارغ وقت کو دعاؤں میں لگا دیا جائے تو

قومی ترقی

اور اپنے کاموں کی اصلاح کے لئے دعا کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کے بعد کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میں یہی حکمت تھی۔ کہ آخر یہ وقت کہیں تو صرف کیا جائے گا۔ اگر اس وقت میں ذکر الہٰی کیا جائے۔ تو یہی وقت انسان کی روحانی ترقیات کا موجب بن جائیگا۔ پس میں دوستوں کو

توجہ دلاتا ہوں

کہ جو کام ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ وہ اتنے وسیع ہیں۔ کہ بظاہر وہ ناممکن نظر آتے ہیں اور ہم بھی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ناممکن ہیں۔ اگر ہم اپنی انتہائی کوشش اور جدوجہد بھی کر لیں۔ اگر ہم ہر قسم کی قربانیاں بھی کر لیں۔ تب بھی ہمارے کام ادھورے اور نامکمل رہ جاتے ہیں اور جب تک ہمارے کام مکمل نہیں ہو جاتے۔ ہم فتح نہیں پا سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مدد آئے اور خدا تعالےٰ کی مدد کو لانے کے لئے ایاک نستعین پر عمل کرنا ضروری ہے اگر ہم اپنی پوری جدوجہد خرچ کریں۔ اور ساری کی ساری قوت لگا دیں۔ پھر بھی وہ کام نہیں چلیگا۔ اگر کام چل جاتا تو خدا تعالےٰ ایاک نعبد کے ساتھ ایاک نستعین نہ فرماتا۔ اسمیں یہی نصیحت ہے۔ کہ تم پوری پوری جدوجہد کرو۔ لیکن اسی پر توکل نہ کر بیٹھو۔ بیشک تم کوشش اور جدوجہد کرتے ہو تو پوری کوشش کرتے ہو۔ تم جو قربانی کر سکتے ہو پورے زور کے ساتھ کرتے ہو تم چندوں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہو۔ تم روزوں کے پابند ہو۔ تم زکوٰۃ پوری دیتے ہو۔ تم حاجتمندوں کی مدد کرتے ہو۔ تم خدمت خلق کرتے ہو۔ لیکن پھر بھی اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو خدا تعالےٰ سے مدد طلب کرو۔ اگر ایاک نستعین پر تم پوری طرح عمل نہیں کرتے۔ تو یہ کامل عبودیت نہیں۔ کامل عبودیت اسی وقت ہی حاصل ہوتی ہے۔ جب ایاک نستعین پر بھی عمل کیا جائے۔ پس جماعت کے دوستوں کو

رسمی دعاؤں

کے لئے کہنا چھوڑ دینا چاہیئے۔ جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے کہ وہ اس کے لئے دعا کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی دعا کرے۔ اگر وہ مجھ کو دعا کے لئے کہتا ہے۔ یا اور کسی کو دعا کے لئے کہتا ہے۔ اور آپ دعا کے لئے کافی وقت نہیں نکالتا۔ تو اللہ تعالےٰ دوسرے کے دل میں بھی دعا کے لئے تحریک نہیں کرتا۔ یہ روحانی چیز ہے۔ بعض لوگ مجھے دس دس رقعے لکھ دیتے ہیں۔ رقعے سنبھال کر تو نہیں رکھے جاتے۔ میری عادت ہے۔ کہ رقعہ پڑھتے وقت دعا کرتا جاتا ہوں۔ لیکن میرا تجربہ ہے۔ کہ بعض دفعہ کسی کی طرف سے ایک ہی خط آتا ہے۔ تو اس کے لئے دعا اس زور سے نکلتی ہے کہ وہ قبولیت کا موجب ہو جاتی ہے۔ حالانکہ مجھے اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ میرا جانا بوجھا ہوتا ہے۔ وہ رقعہ مختصر اور سادہ ہوتا ہے۔ مگر اسے پڑھ کر ایک بجلی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اتنے زور کے ساتھ دعا نکلتی ہے کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ اس کا کام ہو گیا۔ لیکن بعض کے بیس بیس رقعے آتے ہیں۔ بیشک ان کے لئے بھی دعا نکلتی ہے۔ اور ان کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں۔ لیکن اس کے پیچھے وہ بجلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے لکھنے والا دعا کا قائل نہیں ہوتا۔ یونہی رسمی طور پر دعا کے لئے لکھ دیتا ہے۔ اس کے

ماں باپ احمدی

ہوتے ہیں۔ یا دوست احمدی ہوتے ہیں۔ وہ دعا کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ اسے کہتے ہیں۔ تم ان سے بھی دعا کے لئے کہنا تو وہ لکھ دیتا ہے۔ لیکن بوجہ اخلاص اور جوش کے نہ ہونیکے دعا کرنیوالے کے اندر بھی ویسی تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ اگر دعا کرنے والے کے اندر بھی اخلاص اور جوش پایا جاتا ہو۔ وہ دعا کی اہمیت کو سمجھتا ہو۔ اور پھر وہ کسی کے پاس جاتا ہے اور اسے دعا کے لئے کہتا ہے تو قدرتی طور پر اس کے اندر دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کے اندر خود جوش اور اخلاص نہیں اسے دعا کی قبولیت پر یقین نہیں۔ وہ اپنی جدوجہد اور کوشش پر توکل کر لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا۔ کیونکہ دعا جوش، اخلاص اور یقین کے بغیر قبول نہیں ہوا کرتی۔ غرض اپنے کاموں کے علاوہ ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہیئے۔ کہ اے خدا جس حد تک ہماری طاقت تھی۔ ہم نے کوشش کی۔ اب تو ہی اس کام کو پورا کر دے۔ کیونکہ یہ کام اب ہماری طاقت سے باہر ہے تم پہلے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم دعا کرتے رہو۔ تو مجھے کسی

خطبہ کی ضرورت

ہی نہیں۔ اگر تمہارے اندر کمزوریاں اور خامیاں ہیں۔ اور تم دعا کرتے ہو۔ کہ خدایا تو ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کر دے۔ تو تمہاری دعا ہی ان کو دور کر دیگی اگر تم نمازوں میں کمزور ہو۔ اور تم دعا کرتے ہو۔ کہ خدا تعالےٰ تمہاری اس کمزوری کو دور کر دے اور تمہارے اندر اس کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ تمہاری کمزوری کو دور کر دے گا۔ اور تم خود بھی نمازوں میں پابندی اختیار کرو گے بہرحال اللہ تعالےٰ کی مدد اس وقت ہی آئے گی۔ جب تم خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو۔ تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تم اپنے اندر جوش، اخلاص اور دعا پر

یقین پیدا کرو

میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خصوصاً نوجوانوں کو۔ کہ وہ اپنے اندر دعا کرنے کی عادت پیدا کریں۔ پرانے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دیکھا ہے اور ان کے اندر دعا کرنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ اب نوجوانوں کو بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ کے سامنے رونے گریہ وزاری کرنے اور فریاد کرنیکی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اگر وہ پورے اخلاص یقین اور جوش کیساتھ ایسا کریں گے تو خدا تعالےٰ کی مدد آئے گی۔ جو ان کی حالت کو بھی درست کر دے گی۔ اور کامیابی کے رستے بھی ان کے لئے کھول دے گی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعا کرنیوالا کبھی ضائع نہیں ہوتا

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو۔ لیکن بدیوں کا چھوڑ دینا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں۔ اس واسطے راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں خدا کے حضور دعائیں کرو۔ وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ خلقکم وما تعملون۔ پس اور کون ہے جو ان بدیوں کو دور کرکے نیکیوں کی توفیق تم کو دے۔ بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہیں تم ایسے مت بنو۔ کسی کی پرواہ نہ کرو خواہ جذبات نفسانی پہلے سے بھی زیادہ جوش ماریں۔ پھر بھی مایوس نہ ہو۔ یقیناً خدا رحیم کریم اور حلیم ہے وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔ تم دعا میں مصروف رہو اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ جذبات نفسانی کے جوش سے گناہ صادر ہوتا ہے۔ وہ خدا سب کا حاکم ہے۔ وہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کر سکتا ہے کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں۔ دیکھو دعا کے ساتھ عذاب جمع نہیں ہوتا۔ مگر دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی۔ بلکہ دعا وہ ہے کہ ؎

جو منگے سو مر رہے۔ مرے سو منگن جا

ہر ایک جو دعا کرتا ہے۔ اسے ضرور دیا جاتا ہے۔ آپ کو تھکنا نہیں چاہیئے۔ اور بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔

اخبار بدر۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا سالانہ انتخاب

۱۸ر دسمبر ۱۹۴۶ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب نیو ہوسٹل میں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ سال کے لئے نئے عہدیدار منتخب کئے گئے۔ انتخاب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) پریذیڈنٹ۔ مرزا طاہر احمد صاحب متعلم بی ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور
(۲) جنرل سیکرٹری۔ خواجہ نذیر احمد صاحب متعلم ایم ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور
(۳) سیکرٹری مال۔ لئیق احمد صاحب متعلم گورنمنٹ کالج لاہور

مندرجہ ذیل عہدے پریذیڈنٹ کی طرف سے نامزد کئے گئے۔

جائنٹ سیکرٹری۔ بشارت احمد صاحب۔ متعلم بی۔ ایس۔ سی ڈی اے وی کالج

ناظم شعبہ نشر و اشاعت محمد عذر علی صاحب [illegible] کالج لاہور۔

(دعا گو مرزا [illegible] ایسوسی ایشن)

دو بیرون ہند مبلغین کے والد صاحبان کی وفات

چوہدری عمر دین صاحب اور ملک خدا بخش صاحب مرحوم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

حال ہی میں ہمارے دو بیرون ہند و پاکستان مبلغوں کے والد صاحبان کی وفات واقع ہوئی ہے اپنے عزیزوں اور دوستوں کی جدائی کا صدمہ تو ہر حال میں ہی بہت رنجدہ اور صبر آزما ہوا کرتا ہے لیکن ایسے واقعات کہ جب لڑکا اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے سمندر پار گیا ہوا ہو اور اس کے پیچھے اس کے والد کی وفات ہو جائے یہ اس قسم کے واقعات ہیں کہ جن میں یقیناً صدمہ کی نوعیت زیادہ شدت اور زیادہ تلخی اختیار کر لیتی ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ایسے حالات میں مرنے والوں کی روحوں کی مغفرت اور بلندئ درجات اور پسماندگان کی دینی و دنیوی ترقی اور بامرادی کے لئے زیادہ دعائیں کریں کہ یہی وہ سب سے بہتر تحفہ ہے جو ایک بھائی دوسرے بھائی کو دے سکتا ہے۔

جن دو دوستوں کی وفات کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے ان میں سے ایک تو چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کے والد چوہدری عمر الدین صاحب ہیں۔ اور دوسرے ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس اور ملک احسان اللہ صاحب مبلغ افریقہ کے والد ملک خدا بخش صاحب ہیں۔ چوہدری عمر الدین صاحب کو جو کچھ عرصہ ہوا کراچی میں فوت ہوئے غالباً زیادہ لوگ نہیں جانتے ہوں گے کیونکہ وہ ایک کم گو اور الگ تھلگ رہنے والے انسان تھے مگر میں انہیں سالہا سال سے جانتا تھا اور میرے دل پر ان کی نیکی اور اخلاص کا بہت اچھا اثر تھا۔ غالباً وہ خود تعلیم یافتہ نہیں تھے یا شاید بہت کم تعلیم ہو گی۔ مگر ایمان اور اخلاص کا تعلق ظاہری تعلیم کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ دل کے جذبات کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ چوہدری عمر الدین صاحب مرحوم دل کے جذبات کے لحاظ سے بہت بے نفس اور مخلص بزرگ تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی عطا کی تھی کہ ان کا ایک بچہ دین و دنیا کی اعلیٰ تعلیم پا کر خدمت اسلام کے لئے امریکہ بھجوایا گیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ ایمان تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ان لوگوں کا ایمان جو علم اور عرفان میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اور ان کے تمام عقائد بصیرت پر مبنی ہوتے ہیں اور ہر امکانی شبہ جو ایمان یا عقائد کے رستہ میں پیدا ہو سکتا ہے اس کے دفعیہ کے لئے ان کا دماغ ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ دوسرے ان لوگوں کا ایمان جو بین بین کی حالت میں ہوتے ہیں۔ یعنی ان کا علم اور عرفان کامل نہیں ہوتا مگر کسی قدر مطالعہ ضرور ہوتا ہے اور سوچنے کی بھی عادت ہوتی ہے لیکن اعلیٰ عرفان اور پورا علم کے نہ ہونے کی وجہ سے ایسے لوگ بعض اوقات ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں۔ تیسرے ان لوگوں کا ایمان جو ایک مصلح کی غیر معمولی نیکی یا اس کی تائید میں کوئی خاص نشان الٰہی دیکھ کر ایمان لے آتے ہیں اور تفصیلات سے ان کو سروکار نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تفاصیل کے معاملہ میں ایمان بالغیب کا طریق اختیار کرتے ہوئے آمنا و صدقنا کے مقام پر قائم رہتے ہیں۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ یہ تیسری قسم کا ایمان دین العجائز کہلاتا ہے اور فرماتے تھے کہ عام لوگوں کا دین یہی ہوتا ہے اور ان کے لئے مناسب ہے کیونکہ اس طرح وہ درمیانی لوگوں کی نسبت ٹھوکروں سے زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ بہر حال چوہدری عمر الدین صاحب مرحوم ایک مخلص بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو اپنی رحمت کے سایہ تلے جگہ دے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو اور دین و دنیا کی ترقی سے نوازے۔ آمین۔

دوسرے بزرگ ملک خدا بخش صاحب مرحوم تھے۔ میں ملک صاحب مرحوم کو بڑے لمبے عرصہ سے جانتا ہوں وہ نہایت مخلص اور فدائی اور سچے معنوں میں سلسلہ کے ایک قابل قدر کارکن تھے۔ جب کبھی سلسلہ کا کوئی کام پیش آتا تھا تو وہ اس کام میں ہمیشہ دوسروں سے پیش پیش نظر آتے تھے اور اس بات میں ذرہ بھر شبہ نہیں کہ وہ لاہور کی جماعت کے ایک بھاری رکن تھے جن کی وفات نے لاہور کی جماعت میں یقیناً ایک خلا پیدا کر دیا ہے۔ میں ان لوگوں میں سے تو نہیں ہوں کہ یہ سمجھوں یا یہ کہوں کہ فلاں خلا ایسا ہے کہ کسی طرح بھرا نہیں جا سکتا کیونکہ ایسا خیال خدا کی صفت خلق و تکوین کے خلاف ہے۔ اور اسی طرح وہ ہمارے مشاہدہ کے بھی خلاف ہے مگر میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ یہ خلا ایسا ہے جسے لاہور کی جماعت کو خاص توجہ کے ساتھ بھرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب میں ملک صاحب مرحوم کا جنازہ پڑھنے کے لئے آیا تو مرحوم کے اوصاف حمیدہ کو یاد کر کے میرے دل میں اچانک یہ خیال پیدا ہوا کہ علم اور بصیرت رکھنے والے مومن بھی دراصل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کے ایمان کا مرکزی نقطہ ان کے دماغ یعنی مرکزِ عقل میں ہوتا ہے اور دوسرے وہ جن کے ایمان کا مرکزی نقطہ ان کے دل یعنی مرکزِ جذبات میں ہوتا ہے۔ ان میں سے قسم اول کے مومنوں کی توجہ زیادہ تر دلائل اور براہین کی طرف رہتی ہے اور ان کے خیالات کا محور زیادہ تر عقل کے اردگرد چکر لگاتا ہے۔ لیکن دوسری قسم کے مومنوں کی توجہ زیادہ تر اخلاص اور جذبات میں مرکوز ہوتی ہے اور ان کے خیالات کا محور محبت پر قائم ہوتا ہے۔ اور میں نے مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور سے کہا کہ میرے خیال میں ملک صاحب مرحوم دوسری قسم کے مخلصین میں شامل تھے جن کے ایمان کے درخت کی جڑیں دماغ کی نسبت دل میں زیادہ جاگزیں ہوتی ہیں۔ اور علم اور بصیرت رکھتے ہوئے بھی ان کی طبیعت میں محبت اور جذبات کا غلبہ رہتا ہے۔

بہر حال ہمیں ان دونو وفات پانے والے دوستوں کی وفات کا بہت صدمہ ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند مقام پر جگہ دے اور ان کے بچوں اور دیگر پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ ملک صاحب مرحوم کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہوئی کہ ایک ہی وقت میں ان کے دو نوجوان بچے خدمت دین کے لئے سمندر پار گئے ہوئے ہیں اور حقیقتاً یہ ایک بڑی بھاری سعادت ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ:-

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۲۱/۱۲/۴۸

---

۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء

وکیل المال تحریک جدید ربوہ کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ جن جماعتوں کے وعدوں کی مکمل فہرست ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ان کے مقامی ڈاکخانہ میں پڑ جائے گی خواہ حضور کی خدمت میں کسی تاریخ کو پیش ہو ان جماعتوں اور ان کارکنوں کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے کہ انہوں نے حضور کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کی اور جماعت کے احباب کو سابقون میں لانے کی کوشش کی۔

چونکہ وعدے لاہور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہو کر یہاں بذریعہ رجسٹری آتے ہیں اور اس طرح ڈاک میں کم سے کم آنے جانے میں ایک ہفتہ لگ جاتا ہے۔ لہٰذا ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء کے چلے ہوئے وعدے حضور کی خدمت میں پیش ہو کر یہاں ۱۰ جنوری ۱۹۴۹ء تک پہنچ سکیں گے۔ اس لئے مکمل فہرستیں کرنیوالے احباب کی فہرست ۱۰ جنوری ۱۹۴۹ء کو ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

پس جماعتوں کے کارکن پوری کوشش کریں کہ ان کے وعدے کی فہرست ۳۱ دسمبر تک مکمل ہو کر حوالہ ڈاک ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید

اعلان ضروری

(۱) جن جن جماعتوں میں باہمی تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے قاضی مقرر ہیں۔ ان کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری یا دیگر عہدیدار مندرجہ ذیل پتے پر مقرر شدہ قاضی صاحب کے نام مع ایڈریس سے اطلاع دیں اور یہ بھی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔

(۲) جن جماعتوں کے افراد کی تعداد پچاس سے زائد ہو وہاں مقامی تنازعات کے فیصلہ کے لئے ایک قاضی مقرر کیا جائے۔ کیونکہ ایسا کرنا زیر قاعدہ نمبر ۸۳۰ (قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ) ضروری ہے اور کہ وہاں امیر یا پریذیڈنٹ یا کسی اور عہدیدار کو قاضی کے فرائض نہیں سرانجام دینے چاہئیں۔ قاضی کی منظوری کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا جائے۔ اور بعد منظوری مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دی جائے۔

"ناظم دار القضاء بمقام ربوہ براستہ چنیوٹ ضلع جھنگ"

کیا آپ تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں؟

یہ ایک قابل غور امر ہے کہ کیا موجودہ رفتار بیعت کو ہم لوگوں کے سامنے پیش کر کے کوئی فخر کر سکتے ہیں۔ فالباً نہیں۔ پس اپنی مساعی کو ایسا بنائیں کہ آپ کی گردن لوگوں کے سامنے اونچی ہو سکے۔ نہ صرف لوگوں کے سامنے بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور بھی۔ احباب کرام!

اپنے اعمال سے تبلیغ کیجئے!

اپنی زبان سے تبلیغ کیجئے!

روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہئے کہ کیا آپ نے تبلیغ کے فرض کو ادا کر لیا ہے۔

خاکسار نائب ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ

ضروری تصحیح

۲۱ دسمبر کے الفضل میں اراضی سندھ کے متعلق جو اعلان شائع ہوا تھا وہ امور عامہ کی طرف سے تھا نہ کہ ناظر اعلیٰ کی طرف سے۔

نومبر کے مہینے میں برطانیہ نے پاکستان کو کافی سامان برآمد کیا

بورڈ آف ٹریڈ کے اعداد و شمار

لندن ۲۳ دسمبر برطانیہ نے اس سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہونے والے دس ماہ کے عرصے میں ۱۲۸۶۶۳۵۲ پونڈ کی مالیت کا سامان روانہ کیا اور پاکستان سے برطانیہ نے ۸۸۲۹۳۱۷ پونڈ کی مالیت کا سامان درآمد کیا اسی عرصے میں برطانیہ نے ہندوستان کو ۷۵۳۶۳۰۹۷ پونڈ کی مالیت کا سامان روانہ کیا۔ اور ہندوستان کے ۳۰۲۳۸۶۷۷ پونڈ کی مالیت کا سامان درآمد کیا۔

یہ اعداد و شمار بورڈ آف ٹریڈ کی طرف سے کل شائع کئے گئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دونوں مستعمرات کو نومبر کے مہینے میں سامان روانہ کرنے کے معیار کو قائم رکھا گیا ہے۔

پہلے ماہ پاکستان اور ہندوستان کو جو مشینیں روانہ کی گئی ہیں اور نومبر میں جو گاڑیاں روانہ کی گئی ہیں ان کی قیمت ۱۹۹۱۶۲۶ پونڈ ہے۔ اس کے مقابلے میں اکتوبر میں جو گاڑیاں روانہ کی گئی تھیں۔ ان کی قیمت ۱۳۶۰۲۰ پونڈ تھی۔

دیگر سامان جو پاکستان اور ہندوستان کو روانہ کیا گیا ہے۔ ان کی قیمت مندرجہ ذیل ہے۔ ماہ اکتوبر کی قیمت بریکٹ میں بتائی گئی ہیں۔

لوہے اور فولاد کی بنی ہوئی اشیاء کی نومبر کی قیمت ۲۷۴۵۷۹ پونڈ (۴۸۳۰۱۳ پونڈ) ہے۔ دھاتوں کی بنی ہوئی اشیاء کی قیمت ۴۰۱۴۳۵ پونڈ (۴۲۸۱۰۹ پونڈ) ہے بجلی کے سامان کی قیمت ۷۰۰۸۱۲ پونڈ (۶۶۳۸۵۹ پونڈ) ہے۔ اونی کپڑے کی قیمت ۳۳۸۷۷۴ پونڈ (۶۲۷۷۱۴ پونڈ) ہے۔ کیمیاوی اجزاء اور ادویات کی قیمت ۸۲۴۷۹۹ پونڈ (۴۰۰۸۶۱۱ پونڈ) ہے۔ اور متفرق مصنوعات کی قیمت ۴۸۴۷۸ پونڈ (۲۱۱۸۷۶ پونڈ) ہے۔ (اسٹار)

لبنان کے وزیراعظم کی عزام پاشا سے ملاقات

قاہرہ ۲۳ دسمبر: کل مسئلہ فلسطین پر لبنان کے وزیراعظم ریاض الصلح بے نے عزام پاشا سے گفت و شنید کی۔ اس کے بعد عزام پاشا نے کہا کہ عرب لیگ کے اجلاس کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اور شرق اردن کے نظریے کی پوری طرح وضاحت نہیں ہوئی۔ السعید پاشا شاہ عبداللہ کو مرکوں کو وزراء کو عملی جامہ پہنانے سے باز رکھنے میں کامیاب ہوگئے ہیں (اسٹار)

برطانیہ میں فوجی خدمت کی میعاد بڑھا دی گئی

لندن ۲۴ دسمبر جودہ عبوری دور کے بعد برطانیہ میں عملی فوجی خدمت کی میعاد ایک سال سے بڑھا کر ڈیڑھ سال کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ دارالعوام میں ایک غالب اکثریت سے ہوا اور قدامت پسند اور لبرل پارٹی نے بھی اس کی حمایت کی۔ اس سلسلے میں جو بل منظور ہوا۔ اس کے ماتحت یہ فیصلہ بھی ہوا کہ سرگرم فوجی خدمت کے بعد "ریزرو" میں رہنے کا عرصہ چھ سال سے گھٹا کر چار سال کر دیا جائے۔ "ریزرو" میں رہنے والوں کو دستور ساٹھ دن کی عملی تربیت دی جائے گی۔ اپوزیشن کے لیڈر نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بین الاقوامی صورت حالات مسلح فوجوں کی موجودہ کیفیت اور جنگ کے بعد دفاع پر جو بڑی رقوم صرف ہوئیں۔ ان کے بارے میں سوال پوچھے۔ اس موقع پر وزیر کا فرض یہ تھا۔ کہ وہ بل کے جواز میں دلائل پیش کرے

وزیر دفاع مسٹر الگزینڈر نے کہا۔ جنگ کے بعد سے اس وقت تک باقاعدہ فوجوں میں ڈھائی لاکھ کے قریب افراد بھرتی ہو گئے ہیں۔ اگر ہم پہلی عالمگیر جنگ کے بعد کے اعداد و شمار سے مقابلہ کریں۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ اس دفعہ حالت بہتر ہے۔ کیونکہ پہلے بیکاری عام ہونے کے باوجود بھرتی کم تھی لیکن اس دفعہ بے کاری کم ہے۔ لیکن بھرتی زیادہ

لیکن اس سے سمندر پار بھیجی جانے والی فوج اور قومی خدمت کے لئے افراد کی تربیت کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے اس جنگ کے بعد اس اصول کو مستقل حیثیت دے دی گئی۔ کہ زمانہ امن میں بھی جبری بھرتی ہو سکتی ہے۔ مسٹر

الیگزینڈر نے کہا۔ پچھلے سال سرگرم فوجی خدمت کی میعاد ایک سال تجویز کی گئی تھی۔ لیکن ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا تھا۔ کہ اگر بین الاقوامی حالت بگڑی۔ تو اس میعاد پر نظر ثانی ہو سکتی ہے۔ حکومت نے اب یہ رسم بھی ترک کر دی ہے۔ کہ ایسا فرض کر لیا جائے۔ کہ دو بڑی جنگوں کے درمیان کم از کم دس سال امن رہے گا۔

مشرق وسطیٰ میں یہودی حکومت کا قیام ساری اسلامی دُنیا کیلئے ایک مستقل خطرہ بن جائے گا۔

اس وقت عرب ممالک میں باہمی مواصلات کے سلسلے منقطع ہو چکے ہیں

لاہور ۲۳ دسمبر۔ فلسطینی وفد کے ارکان الشیخ عبداللہ غوشہ اور السید سلیم الحسینی نے آج لاہور کے مقامی جریدہ نگاروں کی کانفرنس میں مجروح و مظلوم فلسطینی عوام کا پیغام سُناتے اور اپنے پاکستان میں آنے کی مشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہماری جد وجہد صرف اپنی بقا کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ ساری اسلامی دُنیا کے بقا و قیام کے لئے ہے۔ ہمارے اقدامات جارحانہ نہیں ہیں۔ ہم کسی سے کچھ چھینا نہیں چاہتے۔ ہماری جنگ حق کے لئے ہے اور دُشمن کے عزائم باطل۔ یہ ایک بین حقیقت ہے کہ فلسطین میں جو مشرق وسطیٰ میں ایک نہایت ہی اہم مقام ہے یہودی حکومت کا قیام نہ صرف عرب ممالک کیلئے بلکہ ساری اسلامی دُنیا کے لئے ایک مستقل خطرہ بن کر رہ جائے گا۔

فلسطین کو دراصل مشرق و مغرب کے مابین ایک نہایت ہی اہم سنگم کی حیثیت حاصل ہے ابھی گو یہودیوں کو اس کے ایک ہی حصے پر تسلط حاصل ہوا ہے۔ لیکن عالم یہ ہے کہ مصر اور شام۔ مصر اور لبنان اور مصر و شرق اردن کے مابین مواصلات کے سلسلے منقطع ہو چکے ہیں۔ بحری اور ہوائی سفر پرخطر ہو چکا ہے اور ستم یہ ہے کہ یہ خطرات لمحہ بہ لمحہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

فلسطین کے محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر السید سلیم الحسینی نے کہا کہ لیگ آف نیشنز اور مجلس اقوام متحدہ نے آج تک اپنی طرف سے جو سب سے بڑا کام کیا ہے وُہ یہی ہے کہ وُہ عربوں پر اس یہودی حکومت کو خواہ مخواہ مسلط کر دینے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہمارا دشمن طاقتور ہے۔ اُس کے پاس اسلحہ ہے کئی گُنا زیادہ اور فوجی طاقت اور دیگر ذرائع بھی ہم سے وافر اور کامیاب ہیں۔ بلکہ وُہ تو ایک ایسی قوم ہے جس کے ہاتھ میں امریکہ اور برطانیہ تک کی حکومتیں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہیں۔ لیکن اُن کی موجودہ کامیابی عارضی ہے ہمارے دل میں اسلام کی تڑپ کی ایک ایسی چنگاری سلگ رہی ہے۔ جس سے یقیناً اک نہ اک دن ایسی آگ بھڑک اُٹھیگی۔ جو دُشمن کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ لیکن ہمیں اس جد وجہد کو آخر تک جاری رکھنے کے لئے جس کے متعلق میں کچھ نہیں سکتا کہ وُہ ایک سال تک جاری رہیگی یا ہمیں دس سال بلکہ سو سال تک جاری رکھنی پڑیگی ہمیں ساری دُنیا کے ہر ممکن تعاون اور امداد کی ضرورت ہے اور ہمارا یہاں آنا اُسی تعاون کی تحریک کرنے کیلئے ہے

دیگر اسلامی ممالک جن میں سے افغانستان کے بعد اب ہم پاکستان میں پہنچے ہیں کے اپنے مسائل بھی ہماری نظر سے اوجھل نہیں۔ لیکن میں بیحد مطمئن پاکستان کی حوصلہ افزائی پر جس کے اکابر نے ہمیں فلسطین کو پاکستان ہی کا مسئلہ سمجھنے کا یقین دلایا ہے اور پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے تو مجلس اقوام متحدہ میں عرب ممالک کا مسئلہ جس کامیابی اور محنت سے پیش کیا ہے عرب اقوام اُس کے لئے ہمیشہ مرہون رہینگی۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے السید سلیم الحسینی نے کہا کہ لڑائی شروع ہوتے ہی پہلے پہل عرب افواج کافی پیشقدمی کر گئی تھیں۔ اور اگر مجلس اقوام متحدہ تحکم سے ہم پر پہلا متارکہ نہ ٹھونستی تو جنگ کا پانسہ نہ پلٹتا اور تل ابیب اسوقت ہمارے ہاتھ میں ہوتا

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وفد کے دوسرے رُکن شیخ عبداللہ غوشہ نے کہا کہ فلسطین پر حکومت کرنے کا حق دراصل فلسطینی عوام ہی کو حاصل ہے شاہ عبداللہ یا دیگر کسی بادشاہ کو نہیں۔ اور میں تو حیران ہوں۔ کہ شاہ عبداللہ اپنے آپ کو آخر کس فلسطین کا بادشاہ بنا رہے ہیں۔ اُس کا جس کے چاروں طرف جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ اور جس کی آزادی سخت خطرے میں ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ وُہ دن دُور نہیں جب عرب ممالک اور پاکستان میں دونوں ممالک کے باشندوں کی آمد و رفت عام ہو جائے گی اُس وقت دونوں طرف اُردو اور عربی بولنے والے انشاء اللہ عام ملینگے۔ پریس کانفرنس میں نشریات اسلامی کے انچارج مسٹر محمد اسد اور محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائرکٹر سید نور احمد بھی موجود تھے (نامہ نگار خصوصی)

ریاستوں سے گفت وشنید کرنیوالی کمیٹی

کراچی ۲۳ دسمبر کل یہاں وزیر اعظم کے مکان پر پاک دستوریہ کی ریاستوں سے گفت وشنید کرنیوالی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ مسٹر لیاقت علیخاں نے صدارت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسرے معاملات کے علاوہ کمیٹی نے صوبہ سرحد کے گورنر سر امبروس ڈنڈس اور بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر سی۔ اے۔ دی بوج کی شہادتوں کی سماعت کی (اسٹار)

پاکستان جاپان سے پاور پلانٹ خریدے گا

کراچی ۲۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان جاپان سے چند پاور پلانٹ اور بجلی کا دوسرا سامان خریدیگی یہ اشیاء وہاں برآمد کے لئے تیار ہیں۔ توقع ہے کہ پاکستان کی وزارت صنعت کا ایک افسر ملک کی ضروریات کیلئے موزوں پلانٹ کا انتخاب کرنے کے لئے جاپان کیلئے روانہ ہو جائے گا۔ (اسٹار)

اسلام کمیونزم کا خاتمہ کر دے گا

مسٹر فلپس پرائس ممبر پارلیمنٹ کا بیان

لندن ۲۳ دسمبر۔ دنیائے اسلام کے متعلق اپنے مقالات کے سلسلہ، پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر مارگن فلپس پرائس ایک مقالہ میں افغانی ترکستان سے رقمطراز ہیں کہ مرکزی ایشیاء کے اس علاقہ میں اسلام نے تین دوسرے مذاہب کے اثر کا خاتمہ کر دیا۔ اور ممکن ہے کہ وہ کمیونزم کے لادینی چوتھے مذہب کا بھی خاتمہ کر دے

مرکزی ایشیاء کے اس تمام علاقہ میں آٹھویں صدی سے اسلام ایک مسلمہ مذہب ہے۔ اور وہ بدھ۔ ہندو مذاہب یا یونانی ثقافت کے مقابلہ میں وہاں زیادہ عرصہ قائم رہا۔ سرحد کے پار روسی علاقہ ہے۔ جہاں مادی ترقی کو ۳۰ سال ہوئے ہیں۔ مسلمان عورتیں آزاد ہیں۔ اور وہ ایک جدید حکومت قائم کرنے میں اپنے مردوں کی مدد کرتی ہیں —— لادینی مذہب نے جو کارل مارکس کی تھیوریوں پر مبنی ہے۔ مشرق میں غرباء اور جہلاء میں کچھ کامیابی حاصل کی ہے اور اسے اور بھی کامیابی حاصل ہوگی۔ اسکی کامیابی اسی وقت رکے گی۔ جب اس کا مقابلہ ایسے لوگوں سے پڑے گا۔ جن کے نظریات اور یقین انتہائی مضبوط ہے۔ جتنا کہ اسکے مبلغین کا۔" (اسٹار)

ہندوستان اور لنکا کے درمیان فضائی معاہدہ

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی اور ہندوستان میں لنکا کے ہائی کمشنر مسٹر ایم ڈبلیو ایچ ڈی سلوا نے کل نئی دہلی میں ہندوستان اور لنکا کی حکومتوں کی جانب سے دونوں ملکوں کے درمیان فضائی مسافرت کے لئے باہمی معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ یہ معاہدہ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں لنکا کے وزیر ٹرانسپورٹ اور ورکس سر جان کوٹلی والا کی زیر سرکردگی لنکا کے وفد اور ہند کے نائب وزیر مواصلات مسٹر خورشید لال کی قیادت میں ہندوستانی وفد کے درمیان نئی دہلی میں گفت وشنید کا نتیجہ ہے یہ معاہدہ بھی اسی طرز کا ہے۔ جس طرز پر پہلے حکومت ہندوستان دوسرے ملکوں مثلاً امریکہ سے باہمی فضائی معاہدہ کر چکی ہے۔

قاہرہ میں آتشزدگی سے نقصان

قاہرہ ۲۳ دسمبر۔ آج صبح قاہرہ کے ایک بڑے محکمہ جاتی اسٹور میں آگ لگ جانے کی وجہ سے کئی ہزار پونڈ کا نقصان ہوا۔

آگ سب سے پہلے پہلی منزل پر لگی۔ اور عورتوں کے کپڑے۔ سلک اور سوت کی بنی ہوئی اشیاء برباد ہو گئیں۔ پانی نے نیچے کے حصہ میں ✲ نقصان پہنچایا۔

یہ اسٹور پہلے ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ اور حال ہی میں دشمنوں کی املاک کے محافظ کے زیر کنٹرول آیا تھا۔

آتشزدگی کے اسباب کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

ہندوستان میں صنعتی بے اطمینانی کا دَور دورہ

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ سرکاری طور پر جو جائزہ لیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال صنعتی تعلقات میں پچھلے سال کی نسبت کسی قدر ترقی ہوئی ہے۔ اگرچہ ۱۹۴۶-۴۷ء کے درمیانی عرصے کے مقابلے میں ابھی تک حالات ناقابل اطمینان ہیں۔ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال کے پہلے سات ماہ میں صنعتی جھگڑوں کی بنا پر کام بند ہونے کی وجہ سے ۶۳ لاکھ دن کی مزدوری کا نقصان ہوا ہے۔ اسکے مقابلے میں ۱۹۴۷ء میں [illegible] لاکھ دن کی مزدوری کا نقصان ہوا تھا۔

جولائی کے بعد سے بعض علاقوں میں صنعتی [illegible] جاری ہیں۔ وہ بنگال اور بمبئی کے علاقے ہیں بنگال میں پٹ سن اور انجینئرنگ کی صنعتوں میں بے اطمینانی بہت ہی زیادہ ہے۔ پٹ سن کی صنعت میں بہت سی ہڑتالیں ہوئی ہیں ۱۹۴۸ء کے پہلے سات مہینوں میں ۱۹ لاکھ دنوں کی مزدوری کا نقصان ہوا بمبئی میں پارچہ بافی کی صنعت کے علاوہ بے اطمینانی دوسری صنعتوں میں بھی پھیل گئی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ دوسری صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوروں نے یہ مطالبہ کیا کہ کم از کم اسقدر تو [illegible] پارچہ بافی کی صنعت میں کام کرنے والے مزدوروں کو مہنگائی الاونس ملتا ہے۔ اسی قدر ہمیں بھی دیا جائے۔

صنعتی گڑبڑ کی بنیادی وجہ زیادہ تنخواہوں کا مطالبہ ہے اسکے ساتھ ساتھ ملازمین کے متعلق جھگڑے بھی بڑھ رہے ہیں۔ ملازمین کے جھگڑوں کی وجہ مزدوروں میں تخفیف اور ان کو برخاست کئے جانے اور کارخانہ داروں اور مزدوروں کے درمیان اختلافات ہے۔ (اسٹار)